Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | اتوار ۱۰ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۱۰ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۱۰ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۸۰

تھوڑی آزمائش سے زیادہ فضل

"آپ کا حال خدا کے فضل سے گزشتہ بہت سی قوموں کی نسبت بہت بہتر ہے تھوڑی آزمائشوں کے نتیجوں میں خدا آپ پر بہت زیادہ فضل نازل فرما رہا ہے اور اتنی جلدی جلدی فضل فرما رہا ہے کہ اس کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)، ایدہ اللہ۔ الفضل ۴ دسمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دُعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا۔ ہرگز نہیں دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اُوپر وارد کرنی ہے۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو۔ تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی۔ یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے۔ تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہو گا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دُور کی شئے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دُوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۱۸ صفحہ ۳۱۹)

"تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اُس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سُستی میں زندگی بسر کرتا ہے اُسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکّا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۱۹ صفحہ ۳۲۰)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز سید وقار احمد صاحب اور محترمہ عزیزہ شازیہ احمد کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم سید ناصر شاہ صاحب کراچی کی پوتی اور مکرم کیپٹن محمود احمد خان صاحب کی نواسی اور مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی پڑنواسی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا کرے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

● محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ اہلیہ حکیم حفیظ الرحمن صاحب سنوری لکھتی ہیں۔

"میرے دونوں بیٹے مکرم حنیف الرحمن صاحب سنوری اور مکرم صفی الرحمن صاحب خورشید (جن کا لندن میں اپریشن ہوا تھا) اب ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آگئے ہیں۔

مَیں تمام احباب جماعت اور قارئین الفضل کا شکریہ ادا کرتی ہوں، جنہوں نے میرے بیٹوں کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ نیز درخواست ہے کہ عزیزان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر پیچیدگی سے بچائے اور حافظ و ناصر ہو۔

● مکرم قریشی محمد شفیع صاحب (الکیمسٹ گولبازار۔ ربوہ) جن کی ٹانگ پر گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا تھا تا حال علیل ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ ان کی شفائے کاملہ کیلئے دعا کریں۔

فضلِ الٰہی کے جذب کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کرو

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ آپ سے راضی ہو۔

"میں اپنے پیشہ طبابت میں دیکھتا ہوں ایک شخص آتا ہے کہ آپ کی دوا نے بہت فائدہ پہنچایا معاً دوسرا آکے کہتا ہے کہ بہت ہی نقصان پہنچایا پس میں نہ پہلی بات پر خوش ہوتا ہوں نہ دوسری پر غمناک بلکہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرا کام ہمدردی ہے۔ دوائیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ پس مَیں ان کو دیتا ہوں۔ جس کے لئے وہ چاہتا ہے نافع بنا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ چاہتا ہے مضر۔ ایک خطرناک قریب المرگ مریض دو دن میں اچھا کر دیتا ہے اور ایک معمولی مریض ایک دو دن میں خلافِ امید مار دیتا ہے اور میں الگ رہتا ہوں۔

اس نکتہ نے مجھے روحانی طبابت میں بھی حوصلہ دیا۔ صبر دیا ہے۔ میں نے سلسلۂ درس کو قطع کر کے ان چند بیماریوں کے متعلق جو تم لوگوں میں دیکھیں خصوصیت سے وعظ کیا۔ اب جن کو خدا نے فائدہ پہنچانا تھا ان کو پہنچا دیا جن کو نہیں پہنچانا تھا۔ یعنی جنہوں نے فضل الٰہی کے جذب کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کیا اور بدپرہیزی نہیں چھوڑی نسخہ استعمال نہیں کیا ان کو فائدہ نہیں ہوا"۔

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۶۵)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ فتح ۱۳۶۸ ہش ۱۰ ر دسمبر ۱۹۸۹ء

حقیقی رہنمائی

دنیا میں غالباً کوئی بھی شخص ایسا نہیں جس نے کبھی نہ کبھی یہ نہ کہا ہو کہ میں یہ نہ کرتا یا وہ نہ کرتا تو بہتر ہوتا۔ یہ بات کیوں کہنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ قبل از وقت ـــ بسا اوقات ـــ ہم یہ نہیں جانتے کہ ہم نے یہ کام یوں کیا تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ہم کام کر بیٹھتے ہیں اور پھر سوچتے ہیں کہ یوں نہ کیا ہوتا تو ٹھیک تھا۔

اگر دنیاوی باتوں میں ہم چاہتے ہیں کہ کاش ہم کو پہلے پتہ چل جائے کہ ہماری کس بات کا کیا نتیجہ نکلے گا تاکہ بعد میں نہ کہنا پڑے کہ یوں نہ کرتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ ہاں اگر دنیاوی باتوں میں ہماری سوچ اس نہج پر چلتی ہے تو دینی باتوں میں تو اس سے بھی زیادہ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمیں پہلے پتہ چل جائے کہ ہمارے کس عمل کا کیا اثر ہوگا۔ اس دنیا میں بھی اور اُس دُنیا میں بھی۔ اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے بغیر ہم ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔ ہماری ساخت ہمارا ضمیر۔ ہماری قوت فکر، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا اچھا ہے اور کیا اچھا نہیں ہے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص سے ہمکلام ہو کے ہر شخص کو تو نہیں بتاتا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے، یہ باتیں وہ بتاتا ہے اپنے اس کلام کے ذریعہ جو کسی اپنے پیارے پر نازل کرتا ہے اور جس پر یہ کلام نازل ہوتا ہے وہ اس کی منادی کرتا ہے کہ خدا نے یہ کہا ہے۔ اس لئے یہ کرو اور وہ نہ کرو، ساری دنیا کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو کلام نازل کیا اور جس میں ساری دنیا کی بھلائی کی باتوں کا ذکر کردیا۔ وہ ہے قرآن کریم۔ اس کی ہر بات ایسی ہے کہ دنیا میں جو شخص بھی اس کو مدِّنظر رکھ کے زندگی گزارے گا فلاح پائے گا۔ اس دنیا میں بھی اور اگلی دنیا میں بھی۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل نے اپنے ایک خطبہ میں زمین و آسمان کی پیدائش اور کمال کی منزلوں کا ذکر کرنے کے بعد جس بات پر اپنے خطبہ کا اختتام کیا وہ تھی

"اس کا بنانے والا (یعنی خدا تعالیٰ) ہر چیز کا عالم ہے۔ اس کی کتاب کی اتباع کروگے سکھ پاؤگے"

خدا کرے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اتباع کرنے والے ہوں اور اس دنیا میں بھی ہمیں سکھ میسّر ہو اور اگلی دنیا میں بھی۔

سال اور دن اور پل کی سوچ
سوچ سکے تو کل کی سوچ
آج تو سورج ڈوب چلا ہے
اب کل کے کس پل کی سوچ

ـــــ ابوالاقبال

مَیں نے کچھ بھی نہ کیا اور بہت داد ملی
میری حاجات سے بڑھ کر مجھے امداد ملی

مرے مولا مَیں ترا شکر کروں کیسے ادا
دل میں جھانکا تو یہ بستی مجھے آباد ملی

وہ سخن فہم تھے مجھ پہ بھی کرم ہے تیرا
مجھ کو ورثے میں بہت دولتِ اجداد ملی

جھیل ہیں اس کی نگاہیں تو سمندر مرا دل
مَوج در مَوج ملاقات کی رُوداد ملی

مَیں نے ہر پھول کے چہرے کو فسردہ پایا
جھومتی جھامتی ہر ایک کلی شاد ملی

مجھ پہ اُٹھّے ہوئے ہاتھ آپ ہی کٹ جاتے ہیں
یہ کرامت بھی ملی ہے تو "خداداد" ملی

مَیں نے مشکل کو بھی معیار سے گرنے نہ دیا
کامرانی بھی مجھے صورتِ ہمزاد ملی

جانبِ رُوس تصوّر میں جو دیکھا مَیں نے
اپنے لوگوں کی وہاں اِک بڑی تعداد ملی

کیا کہوں کتنا المناک ہے یہ دَورِ طرب
ہر مسرّت جو ملی مائلِ الحاد ملی

میری دن بھر کی دعاؤں کا ثمر ہے یہ نسیم
رات کے پچھلے پہر ہمّتِ فریاد ملی

نسیم سیفی

مُوصی کی کم سے کم ذِمّہ داری

"تیسری ذمہ داری آج مَیں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں، کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارتِ متعلقہ کو دی جائے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

نُورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نِکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نِکلا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعارف // قانون دانوں کا عالمی کمیشن

انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹس نے ۱۹۸۶ء میں ایک وفد پاکستان بھیجا تھا ۔ اس وفد کے ممبر تھے ۔ سویڈن کے جج گستیف پٹرین GUSTAF PETREN نیوزی لینڈ کے مسز ہیلن کل HELEN CULL برطانیہ کے مسٹر جیرمی میک برائڈ JEREMY MCBRIDE اور انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹس ۔ جنیوا کے RAVINDRAN اس وفد نے پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کر کے اور مختلف لوگوں سے گفتگو کر کے ایک رپورٹ تیار کی ۔ یہ رپورٹ ۱۹۸۷ء میں "پاکستان ہیومن رائٹس آفٹر مارشل لاء" کے نام سے شائع کی گئی ۔ اس کے کل صفحات ۱۵۷ ہیں ۔ اور اس میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے یا جو نتائج نکالے گئے ہیں ان کا اس لسٹ میں جسطرح ذکر کیا گیا ہے وہ ہم یہاں پیش کرتے ہیں ۔

شروع میں ابتدائیہ ہے ۔ اور اس کے بعد ان نتائج کا ذکر ہے جو اس وفد کے ممبران نے متفقہ طور پر پیش کئے ہیں ۔

باب نمبر ایک ۔ دستوری کیفیت ۔ بنیادی اصول ۔ بنیادی حقوق مارشل لاء ۔ مارشل لاء کے دوران دستوری تبدیلیاں مارشل لاء کا اٹھایا جانا ۔ محتسب کی تقرری عمومی ابزرویشنز ۔

دوسرے باب میں مارشل لاء اور اس کا نمائندہ حکومت پر اثر ۱۹۷۳ء کے دستور میں تبدیلیاں اور ریفرنڈم ۔ ۱۹۷۳ء کے دستور کا احیاء فروری ۱۹۸۵ء کے انتخابات ۔ دستوری آئین میں آٹھویں ترمیم کا ایکٹ ۔ قومی اسمبلی ۔ سیاسی پارٹی ایکٹ اور مارشل لاء کے دوران اس میں تبدیلیاں ۔ اقلیتوں کا ایک انتخابی حلقہ ۔ جو نتائج اخذ کئے گئے ۔

تیسرے باب میں عدلیہ کی آزادی اور مارشل لاء کے بعد وکلاء کی ایسوسی ایشن ۱۹۷۷ء سے پہلے عدلیہ کی آزادی ۔ پرائم منسٹر بھٹو کے وقت میں ججوں کی تبدیلیاں ۔ مارشل لاء کے دوران لیجسلیٹو قانون ۱۹۷۷ء کے قواعد کے اثرات ۔ آرٹیکل ۲۱۲ اے ۱۹۸۰ء کی ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹوں کے متعلق ترمیمات ۔ دستور میں فیڈرل شریعت کورٹ ۔ ۱۹۸۱ء پروویژنل دستوری آئین ۔ مارشل لاء کے اٹھائے جانے سے پہلے عدلیہ اور بار وکلاء کی کیفیت ۔ مارشل لاء کا اٹھایا جانا اور ۱۹۸۵ء کی آٹھویں ترمیم مارشل لاء کے بعد کا زمانہ ۔ عدلیہ کی آزادی ۔ دیگر رکاوٹیں ۔ عدالتوں میں خالی جگہیں ۔ ایڈہاک اور ایکٹنگ ججوں کی تقرری ۔ عدلیہ بالا کے ریٹائرمنٹ کی عمر کا تقرر ۔ آسامیاں اور مالیات ۔ عدلیہ اور انتظامیہ کا الگ الگ کرنا ۔ شریعت کورٹ کے اثرات ۔ اس بات کی ضرورت کہ عدلیہ کو آزاد کیا جائے ۔ بار ۔ قانونی امداد ۔ قانونی تعلیم ۔ نوٹس ۔

چوتھے باب میں ملٹری عدالتیں اور بعد میں لکھی گئی تحریر ۔

پانچویں باب میں پریوینٹو ڈیٹنشن (PREVENTIVE DETENTION) حفاظتی امور کے سلسلے میں حراست میں لینا

چھٹے باب میں تشدد اور ظلم ۔ غیر انسانی اور ذلیل کرنے والا رویہ اور سزائیں ذلیل کرنے والی سزائیں ۔ بیڑیاں ۔ زنجیریں وغیرہ پہنانا ۔ قید خانوں کی کیفیت ۔

ساتویں باب میں اظہار رائے کی آزادی لوگوں کا کسی جگہ پر جمع ہونا یا چلنا پھرنا پریس کی آزادی ۔ ٹیلیویژن اور ریڈیو ۔ اکٹھے ہونے اور مظاہرے کی آزادی اور چلنے پھرنے کی آزادی ۔

آٹھویں باب میں مذہبی اور دیگر اقلیتوں کے حقوق ۔ غیر مسلم مذہبی اقلیتیں ۔ احمدیہ جماعت ۔ علاقائی اقلیتیں ۔ نتائج ۔

نویں باب میں عورتوں کے حقوق پر اسلامائیزیشن کا اثر ۔ پاکستان ایک اسلامی ریاست ۔ حدود آرڈیننس شہادت کا قانون مجریہ ۱۹۸۷ء اسلامی قوانین کا خواتین کے حقوق پر اثر ۔ اسلامائزیشن کے دوسرے اثرات جو مجوزہ قوانین ۔ قصاص اور دیت کا آرڈیننس ۔ شریعت بل ۔ نویں ترمیم ۔ نتائج ۔ عورتوں کے حقوق پر اسلامائیزیشن کے متعلق جو نتائج اخذ کئے گئے ۔

دسویں باب میں مزدوروں کے حقوق اور اس سلسلے میں سفارشات

گیارھویں باب میں اقتصادی اور سماجی حقوق ۔

بارہویں باب میں دیہات میں انسانی حقوق کو کس طرح پامال کیا گیا ۔ یہ ہے ان مضامین کی فہرست جو اس رپورٹ میں پیش کئے گئے ہیں ۔

احمدیہ جماعت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اختصار کے ساتھ یہاں پیش کیا جاتا ہے ۔

پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوے کا ذکر ہے اور پھر اس بات کا کہ احمدیوں کو کافر اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کی جماعت کے بانی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمی ختم نبوت کے بعد کسی ایسے دعوے کو برداشت نہیں کر سکتے ۔ اس اختلاف کی بنا پر انہیں غیر مسلم کہا گیا ۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے اپنے آپ کو ایک سپیشل کمیٹی میں منتقل کر لیا تاکہ سرکاری طور پر یہ فیصلہ کر سکے کہ احمدیوں کو مسلمان کہا جائے یا نہ کہا جائے ، اس کی روداد خفیہ رکھی گئی اور ۷ ، دسمبر کو "متفقہ" طور پر دستوری ترمیم نمبر ۲ ، ایکٹ ۱۹۷۴ء کے ذریعے انہیں یہ کہہ کر کافر قرار دے دیا کہ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ختمی طور پر اور بغیر کسی شرط کے آخری نبی نہ مانے یا خود مصلح کا دعوے کرے چاہے اس لفظ سے وہ کوئی بھی مفہوم لے ۔ اور ایسے دعوے کرنے والے کو نبی سمجھے یا مصلح سمجھے وہ دستور یا قانون کے مطابق مسلمان نہیں کہلا سکتا ۔

سب سے پہلا اثر یہ ہوا کہ ۱۹۷۸ء میں مسلمانوں اور مذہبی اقلیتوں کو الگ الگ انتخابی حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ۔ اس کے دو سال بعد اس بات کی کوشش کی گئی کہ بعض القاب جو مسلمانوں کی مقدس ہستیوں کے استعمال کئے جاتے ہیں احمدیوں کو اپنے کسی شخص کے لئے استعمال نہ کرنے دیئے جائیں اور اگر وہ ایسا کریں تو انہیں تین سال کی سزا دی جا سکے ۔ مارشل لاء کے زمانے میں اینٹی اسلامک ایکٹو ٹیز آف قادیانیز (لاہوری گروپ) اینڈ احمدیز پروہبیشن اور پنشنگ آرڈیننس نمبر ۲۰ ، آف ۱۹۸۴ء

یعنی احمدیوں کی خلاف اسلام حرکات چاہے وہ لاہوری گروپ کے ہوں یا احمدی ان کو روکنے کے لئے آرڈیننس جاری کیا گیا ۔ اس کے لئے ۲۹۸ سی لاگو کی گئی ۔

۱۹۸۶ء کے اکتوبر میں پارلیمنٹ نے ایک اور ترمیم منظور کی جس کے ذریعے تعزیرات پاکستان میں ایس ۲۹۵ سی کا اضافہ کیا گیا ۔ اسی شق کے مطابق جو شخص بھی الفاظ کے ذریعے جو بولے جائیں یا لکھے جائیں یا نظر آنے والی کسی بات کے ذریعے یا کسی اور طرح بلاواسطہ یا بالواسطہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی ہتک کرتا ہے ۔ اسے موت کی سزا دی جا سکے گی یا عمر بھر کے لئے قید کیا جا سکے گا اور اسے جرمانہ بھی کیا جا سکے گا ۔ ستمبر ۱۹۸۶ء میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جو اس تمام لٹریچر کو کتابوں کی صورت میں یا اخبار و رسائل کی صورت میں چیک کرے اور گورنمنٹ نے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا جس کے ذریعے ان مطبوعات کو ضبط کیا جا سکتا تھا ۔ نیشنل اسمبلی بل ۱۳ ، ۱۹۸۶ء کو قرآن کریم غلطیوں سے آزاد چھاپنے کا ترمیمی ایکٹ پیش کیا گیا ۔ اور جو غیر مسلم قرآن مجید کا ترجمہ کرے یا اس کی تعبیر اور تفسیر کرے جو عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہو وہ اور اس کا طابع اور پبلشر سزا کا مستوجب ہو گا ۔ صرف اس میں اس بات کی چھوٹ تھی کہ کسی طباعت یا مکینیکل غلطی کی وجہ سے ایسا ہوا ہو ۔ ورنہ تین سال قید کی سزا دی جا سکتی ہے ۔ آرڈیننس ۲۰ ، ۱۹۸۴ء کے تحت احمدیوں کا شائع کردہ قرآن مجید اور ان کی بہت سی مطبوعات ضبط کی جا چکی ہیں ۔ چونکہ بہت سی باتیں کونسل آف آئیڈیالوجی کے ایماء پر کی گئی ہیں ۔ اس لئے احمدیوں کو اس بات کا بھی خوف ہے کہ یہ قانون بھی منظور کر لیا جائے کہ جو شخص دین اسلام کو ترک کرتا ہے ۔ اسے موت کی سزا دی جا سکے ۔

انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹس کا پتہ درج ذیل ہے ۔

P.O BOX 120 CH 1224
CHENE-BOUGERIES

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

انگریزی سنئے اور بولئے

میرے مضمون " انگریزی سیکھنے کا ایک تجربہ نسخہ" (الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء)
پر جناب ایم ۔ ایم چوہدری صاحب نے قابلِ قدر اضافہ کیا۔ ایڈیٹر صاحب الفضل (جو خود انگریزی کے ماہر ہیں) نے ڈان کے حوالہ سے ایک ادارے کی نشان دہی کی۔ جس نے مفت انگریزی سکھانے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے اور اب تک ... ہم طلباء اس پروگرام سے مستفید ہو چکے ہیں۔ یہ اطلاع باعثِ خوشی ہوئی۔

زبان سیکھنے سے متعلق چار بنیادی مہارتوں میں سے ایک یعنی سن کر سمجھنے کے متعلق پچھلے مضمون میں عرض کی گئی تھی کہ "اس بات کا ذکر فی الحال اٹھا رکھتے ہیں"۔ مگر اس میں جس دلچسپی کا مظاہرہ کیا گیا اس کی بناء پر چند باتیں سننے اور بولنے کے متعلق پیش خدمت ہیں۔

اہلِ زبان کی انگریزی سمجھ سکنے کیلئے عموماً لنگوئج لیبارٹری LANGUAGE LABORATORY) سے مدد لی جاتی ہے۔

اس لیبارٹری میں ٹیپ پر ریکارڈ شدہ اسباق علیحدہ علیحدہ بوتھ میں بیٹھ کر ہیڈ فون کے ذریعہ سنے جاتے ہیں (اور چاہیں تو بار بار سنیں) وضاحت طلباء کی جا سکتی ہے۔ اور ہر طالب علم اپنی انفرادی رفتار سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ اس طرح سن کے سمجھنے کی پریکٹس بھی ہوتی ہے اور صحیح تلفظ سے آشنائی بھی۔ یہ طریق کافی مہنگا ہے مگر ہے مفید۔ لیکن ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ کسی اہلِ ذوق نے بڑے چاؤ سے یہ مشینری ایک تعلیمی ادارے کے لئے امپورٹ کی۔ مگر ہوا یہ کہ بجائے اس کے کہ یہ طلباء کے ذہنوں کے زنگ اتارنے میں ممد ہوتی۔ آج خود زنگ کا شکار ہو کے مستقلاً خاموش ہو گئی ہے۔

پی ۔ ایم ۔ اے (پاکستان ملٹری اکیڈمی) میں اس لیبارٹری کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کم خرچ بالانشین کا مظاہرہ ملا۔ اپنی مشینری کے بہت سے حصے یہاں [illegible] بنوائے گئے۔ اس لئے قیمت کم پڑ گئی۔ [illegible] اکیڈمی اور اس کے ٹرینی اس لیبارٹری سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ راقم نے بھی ایک ادارے میں منی لیبارٹری (MINI LAB) بنائی۔ انتہائی سستی اور مختصر تھی۔ یعنی صرف تین ٹیپ ریکارڈرز کی مدد سے بیک وقت تین طلباء لنڈن کی لنگوافون کمپنی کے تیار کردہ پچاس انگریزی اسباق (جو ٹیپ پر منتقل کر دئے گئے ہیں) سے استفادہ کرتے۔ یہ اسباق آپ بھی خرید کے ایک ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے صحیح لب و لہجہ سیکھ سکتے ہیں۔ اور اپنے کانوں کو اہلِ زبان کی آواز سے مانوس بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی کم خرچ اور مفید ترکیب یہ ہے کہ آپ بی ۔ بی ۔ سی (B.B.C) کے انگریزی پروگرام نہ صرف سنیں بلکہ انہیں اپنی ٹیپ پر ریکارڈ کرتے جائیں۔ پھر اسی ٹیپ کو بار بار سنیں۔ کچھ الفاظ پہلی بار سمجھ نہیں آئیں گے مگر دوسری تیسری بار سننے پہ واضح ہو جائیں گے اس طرح آپ کے کان اس اجنبی زبان اور اجنبی آواز سے مانوس ہوتے جائیں گے اور الفاظ کے صحیح تلفظ سے آگاہی ہوتی جائے گی۔ آپ ایک جملہ سننے کے بعد ٹیپ ریکارڈر بند کر کے اسے خود دہرائیں اس سے بھی بہتر طریق یہ ہوگا کہ اگر آپ کے پاس دوسرا ٹیپ ریکارڈر ہے تو اپنی آواز دوسرے ٹیپ پر منتقل کرتے جائیں پھر دونوں ٹیپیں باری باری چلا کے موازنہ کریں اور دیکھیں کہ آپ کس حد تک اصل کے قریب قریب پہنچ رہے ہیں۔ آپ کی یہ ذاتی لیبارٹری آپ کو اہلِ زبان کی آواز سے مانوس کرنے اور الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے میں ممد ہوگی اس عمل کو بھی اپنے روزانہ معمول کا حصہ بنا لیں جس کا ذکر گزشتہ مضمون میں کیا گیا ہے۔

اب انگریزی تلفظ کے متعلق تھوڑی سی بات ہو جائے۔ انگریزی زبان جو شروع ہی مانگے ہوئے الفاظ سے ہوئی۔ اپنے دامن میں دوسری زبانوں کے الفاظ سمیٹتی رہی مگر زمانہ کی دست برد سے ان کا حلیہ اور آوازیں بدلتی رہیں مثلاً حلیہ یا سپلنگ کو لیجئے۔ بہت کچھ انگلستان میں بدلا۔ کچھ امریکہ جا کے بدل گیا۔ لیکن اس وقت موضوع کے اعتبار سے سپلنگ کی تفصیل میں جانا مناسب نہیں ہوگا۔ اس لئے واپس الفاظ کی ادائیگی کی طرف آتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا تلفظ کے لئے کوئی خاص قواعد ہیں۔ جنہیں سمجھ کے الفاظ کی صحیح آواز نکالی جا سکتی ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے کچھ الفاظ پر غور کرتے ہیں۔ مثلاً کچھ ایسے الفاظ لیتے ہیں جن میں دو 'G' آتی ہیں Garbage Gauge Garage ان میں پہلی 'G' کی آواز "گ" کی ہے اور دوسری کی 'ج' کی۔ کیا ہم اس سے یہ قاعدہ اخذ کر سکتے ہیں کہ جب 'G' لفظ کے شروع میں آئے تو اس کی آواز "گ" کی ہوتی ہے اور دوسری 'G' کی 'ج' کی۔ آئیے اس قاعدہ کو ان الفاظ پر آزمائیں Gigantic Geography یہاں تو بات بالکل الٹ ہو گئی۔ ان الفاظ میں پہلی 'G' کی آواز 'ج' کی ہے اور دوسری کی 'گ' کی۔ کیا اس کو ہم فارمولا بنا سکتے ہیں۔ اس کا اطلاق ان دو الفاظ پہ کیجئے Georgette اور Gingey یہاں تو دونوں 'G' 'ج' کی آواز دے رہی ہیں اور اب Giggle کی آواز سنئے اب کے دونوں جگہ 'گ' کی آواز نکل رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کنفیوژن بڑھتی جا رہی ہے تلفظ کی ایسی بوالعجبیوں کا تمسخر اڑاتے ہوئے جارج برناڈ شا نے ایک لفظ 'ایجاد' کیا تھا Ghoti اس لفظ کا (جس کا مطلب کچھ نہیں) تلفظ غالباً 'گوٹی' ہو سکتا ہے یا 'غوتی' یا 'کھوتی' یا کچھ اس سے ملتا جلتا۔ مگر شا نے کہا کہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اس کا تلفظ Fish ہے۔ آپ کہیں گے کہ یہ ناممکن ہے کہاں لفظ Fish کی آواز اور کہاں Ghoti کی۔ دونوں میں قطعاً کوئی مناسبت۔ کوئی قدرِ مشترک نہیں۔ اب شا کے ثبوت پر غور فرمائیے اس نے کہا cough میں gh کو 'ف' کی طرح ادا کرتے ہیں۔ Women میں o کو 'اِ' کی طرح بولتے ہیں۔ اور Attention میں 'ti' کو 'ش' پکارتے ہیں۔ اب تینوں آوازوں کو یکجا کیجئے تو بن گیا ف اِ ش۔ فِش یہ ہے ایک مثال انگریزی تلفظ کے بے ڈھنگے پن کی جس کا مذاق ایک اہلِ زبان نے خود اس لئے اڑایا کہ الفاظ کی صحیح ادائیگی کے لئے کوئی خاص اصول نہیں۔ کوئی واضح قاعدہ نظر نہیں آتا۔ کوئی ایسا فارمولا نہیں جو اس بارہ میں مددگار ثابت ہو۔ اسی دقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے فقط ایک ہی صورت رہ جاتی ہے۔ اور وہ ہے پریکٹس، پریکٹس اور پریکٹس۔ اس لئے ریڈیو سے ٹیلیویژن سے۔ لنگوافون ریکارڈوں سے انگریزی سنئے۔ صحیح تلفظ کو ذہن میں بٹھائیے۔ اور پھر اسی طرح ادائیگی کی کوشش کریں۔ بات محنت طلب ہے مگر بھلا کوئی مقصود کب بغیر تگ و دو کے حاصل ہوا۔ اس لئے سنتے اور بولتے اور بولتے جائیے۔ صحیح انگریزی جہاں بھی آپ کو ملے اس پر کان دھریں مگر فقط سننے پہ اکتفا نہ کریں۔ آپ اگر وہ لفظ دہرائیں گے نہیں تو شاید دوسرے روز اُن کا تلفظ بھول جائیں۔

اس لئے سننے کے بعد ان الفاظ کو بولنے کی پریکٹس کریں، جب بھی تلفظ بھول جائے یا اس کے بارہ میں شک ہو تو ڈکشنری کی طرف رجوع کیجئے۔ عام ڈکشنریاں تلفظ دیتی ہیں مگر جن کو اس سے زیادہ دلچسپی ہو وہ Daniel Jones کی Pronouncing Dictionary سے استفادہ کریں۔ بہرحال وہ جو اس اکھاڑے میں اتر آئے اور مشقت کرتا رہے وہ آخر اس مقام پر پہنچ جائے گا۔ کہ اہلِ زبان کو بھی بڑے اعتماد سے کہہ سکے کہ تم یہ لفظ غلط بول رہے ہو محنت۔ لگن۔ شغف اور جہدِ مسلسل کی ضرورت ہے۔ اگر آپ دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور صحیح طریق اپنا رہے ہیں تو زبان پہ عبور حاصل کر لینا کچھ ایسا مشکل نہیں۔ آزما کے دیکھ لیجئے۔

انگریزی تلفظ

انگریزی زبان اُس قدیمی زبان کی ایک شاخ ہے۔ جو اس کرۂ ارض پر انسانوں نے بولنی شروع کی۔ یہ قدیمی زبان کون سی تھی۔ یورپین محققین اس کا کھوج لگاتے لگاتے آرین زبان تک پہنچ کر رُک جاتے ہیں اور اس کو یورپی اور ایشیائی زبانوں کا منبع اور ماخذ قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس سے بہت مختلف بات بتائی۔ آپ اپنی کتاب منن الرحمٰن میں تحریر فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے ایک ہی زبان سے مختلف زبانیں نکالیں۔ جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرح ایک ہی رنگ سے مختلف
رنگ نکالے گئے۔ مگر اُس نے
عربی کو ام الالسنہ بنایا"۔

یہ ایک چونکا دینے والا انکشاف تھا مگر یہ کوئی خیالی یا فرضی بات نہیں تھی۔ ایک حقیقت جس کا ثبوت محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے ایک عرصہ دراز کی محنت شاقہ کے بعد بہم پہنچایا۔ یہ ایک قابلِ قدر، لائق صد ستائش اور ایک عظیم علمی کارنامہ ہے جو ایک بہت بڑا ادارہ سالوں کی عرق ریزی کے نتیجہ میں کر سکتا تھا۔ مگر محترم شیخ صاحب نے اکیلے اسے کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور انہوں نے پچاس سے زائد زبانوں کے ماخذ کا سُراغ لگا کر یہ ثابت کر دیا کہ ان سب زبانوں کی جان عربی ہی ہے، اور ان کے الفاظ عربی سے مستعار لئے گئے جو مرورِ زمانہ سے اپنی ہیئت اور آواز بدلتے رہے۔ یہ ایک زبردست تحقیق ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتلائی ہوئی تھیوری کا ٹھوس ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ اور جس کے لئے ماہرین السنہ کو اُن کا ممنون ہونا چاہیئے۔

اس تمہید کا مقصد یہ بتلانا تھا کہ انگریزی زبان دوسری زبانوں کی طرح کسی خلا کی پیداوار نہیں بلکہ انگلستان کی بدلتی ہوئی تاریخ کے نتیجہ میں بہت سی زبانیں اس پہ اثر انداز ہوئیں۔ یہ ان کے الفاظ اپنے دامن میں سمیٹتی رہی۔ زبان کو وسعت ملتی رہی اور اس کی ہیئت بدلتی رہی۔ محققین کے بقول پانچویں صدی عیسوی میں مغربی جرمنی سے اینگلز ANGLES اور سیکسن SAXON انگلستان میں وارد ہوئے اور انہوں نے پیوند کاری کا عمل شروع کیا۔ اس وقت کی زبان پُرانی انگریزی (OLD ENGLISH) کہلائی۔ اس کے بعد اس پہ سکنڈے نیوین زبانوں کے اثرات مرتب ہوئے فرانسیسی اور خاص کر لاطینی زبان نے ایک بھرپور وار کیا اور آج انگریزی زبان کے بے شمار الفاظ کا ماخذ لاطینی الفاظ ہیں۔ ماڈرن انگریزی کا دَور پندرھویں صدی سے شروع ہوتا ہے مگر انگریزی کا موجودہ رُوپ اس کو سترہویں صدی میں ملا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے بعد زبان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ دراصل زبان میں جمود کی کیفیت ناممکن ہے۔ انسان متحرک ہے۔ وہ ارتقائی منازل طے کرتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کا ذریعہ اظہار بھی بدلتا رہتا ہے۔ اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی بھی زبان ایک جگہ پہنچ کے رک جائے۔ الفاظ کی ہیئت۔ ان کی آوازیں۔ ان کے معانی بدلتے رہتے ہیں۔ زبان نئے الفاظ قبول کرتی ہے اور انہیں جذب کر لیتی ہے۔ مثال کے طور پر انگریز اس ملک میں آئے تو انگریزی نے کئی اردو۔ ہندی الفاظ کو اپنا لیا، مثلاً صاحب۔ بیگم، حکیم، شکاری، ورانڈہ۔ ٹانگہ، حُقّہ وغیرہ، الغرض زبان متحرک ہوتی ہے اور تغیّر پذیر۔ اور اسی کے اثرات اس کی شکل و شباہت اور تلفّظ پہ پڑتے رہتے ہیں۔

انگریزی زبان کے متعلق ایک اور بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس کے سپیلنگ پہلی چند صدیوں میں ضرور بدلتے رہے مگر جب زبان مڈل انگلش کے دَور میں (جو ۱۲ سے ۱۴ صدی تک تھا) پہنچی تو سپیلنگ تقریباً ایک جگہ پہ رُک گئے اور ان میں کوئی خاص تغیّر نہ ہُوا۔ مگر الفاظ کے تلفّظ میں مستقلاً تبدیلی واقع ہوتی رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ آج بہت سے الفاظ کے سپیلنگ اور تلفّظ میں مطابقت دکھائی نہیں دیتی۔ ایک ہی حرف دو مختلف جگہوں پہ دو مختلف آوازیں دیتا ہے۔ مثلاً " C " کی کہیں "ک" کی آواز ہوتی ہے اور کسی جگہ 'س' کی۔ دوسری بات یہ کہ بعض الفاظ میں کچھ زائد حروف بے مقصد گھسیٹرے ہوئے معلوم دیتے ہیں مثلاً لفظ RIGHT بغیر GH کے بھی صحیح آواز نکال سکتا تھا۔ اور تیسری بات۔ کہ بعض جگہ ایک آواز تو ہے مگر متعلقہ حروف غائب ہیں۔ مثلاً EXTEMPORE کا "ایکس ٹیم۔پو۔ری" ری کی آواز تو موجود ہے مگر سپیلنگ اس سے مطابقت نہیں رکھتے۔

بہر حال جب ہم تلفّظ کے میدان میں داخل ہوتے ہیں تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ کیا اس کے لئے کوئی خاص قواعد ہیں جنہیں سمجھ کے الفاظ کی صحیح آواز نکالی جا سکتی ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے آئیے کچھ الفاظ پہ غور کریں۔ مثلاً کچھ ایسے الفاظ لیتے ہیں جن میں دو "G" شامل ہیں GAUGE - GARAGE / GARBAGE۔ ان الفاظ میں پہلی "G" کی آواز "گ" کی ہے اور دوسری کی "ج" کی۔ کیا ہم اس سے یہ قاعدہ اخذ کر سکتے ہیں کہ جب "G" لفظ کے شروع میں آئے تو اس کی آواز "گ" کی ہوتی ہے اور دوسری "G" کی "ج" کی؟ چلئے اس مفروضہ کو ان الفاظ پہ آزماتے ہیں۔ GEOGRAPHY۔ GIGANTIC۔ یہاں تو بات بالکل اُلٹ ہو گئی۔ ان الفاظ میں پہلی "G" کی آواز "ج" کی ہے اور دوسری کی "گ" کی۔ کیا اس کو ہم قاعدہ سمجھ لیں؟ آئیے اس کا اطلاق ان دو الفاظ پہ کریں GINGER اور GEORGE یہاں دونوں "G" "ج" کی آواز دے رہی ہیں، اور اب GIGGLE کی آواز سُنیئے۔ اب کے دونوں جگہ "گ" کی آواز نکل رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کنفیوژن بڑھتی جا رہی ہے۔ تلفّظ کی ایسی بوالعجبیوں کا تمسخر اُڑاتے ہوئے جارج برنارڈ شا (G.B.SHAW) نے ایک لفظ ایجاد کیا۔ GHOTI۔ اس لفظ (جس کا مطلب کچھ نہیں) کا تلفّظ غالباً "گوٹی" یا "غوتی" یا "کھوٹی" یا کچھ اس سے ملتا جلتا ہو سکتا ہے۔ مگر "شا" نے کہا کہ مَیں ثابت کر سکتا ہوں کہ اس کا تلفّظ "فِش" (FISH) ہے۔ آپ کہیں گے کہ یہ ناممکن ہے۔ کہاں لفظ FISH کی آواز اور کہاں GHOTI کی۔ دونوں میں قطعاً کوئی مناسبت نہیں۔

اب "شا" کے ثبوت پر غور فرمایئے۔ انہوں نے کہا کہ COUGH میں "GH" "ف" کی طرح ادا کرتے ہیں، WOMEN میں "O" کو "اے" کی طرح بولتے ہیں۔ اور ATTENTION میں "TI" کو "ش" پکارتے ہیں۔ اب تینوں آوازوں کو یکجا کیجئے تو بن گیا ف۔ اے۔ ش۔ یعنی فِش۔

یہ ہے ایک مثال انگریزی تلفّظ کے بے ڈھنگے پن کی جس کا مذاق ایک اہلِ زبان نے خود اس لئے اُڑایا کہ انگریزی میں الفاظ کی صحیح ادائیگی کے لئے کوئی خاص اصول نہیں۔ کوئی واضح قاعدہ نہیں۔ کوئی ایسا فارمولا نہیں جو اس بارہ میں مددگار ثابت ہو۔ اس دِقّت کے پیشِ نظر فقط ایک ہی صورت رہ جاتی ہے۔ اور وہ ہے پریکٹس۔ پریکٹس اور پریکٹس۔ اس لئے ریڈیو سے۔ ٹیلیویژن سے۔ لنگوافون ریکارڈوں سے انگریزی سُنیئے۔ صحیح تلفّظ کو ذہن میں بٹھائیے۔ اور پھر اسی طرح ادائیگی کی کوشش کریں، بات محنت طلب ہے مگر بھلا گوہرِ مقصود کب بغیر تگ و دو کے حاصل ہُوا۔ اس لئے سُنیئے۔ اور بولئے اور بولتے جائیے۔ صحیح انگریزی جہاں بھی آپ کو ملے اس پہ کان دھریں۔ مگر فقط سُننے پر اکتفا نہ کریں۔ آپ اگر وہ الفاظ دہرائیں گے نہیں تو شاید دوسرے روز ان کا تلفّظ بھول جائیں۔ اس لئے سُننے کے بعد ان الفاظ کو بولنے کی پریکٹس کریں جب بھی تلفّظ بھول جائے یا اس کے بارہ میں شک ہو تو ڈکشنری کی طرف رجوع کریں۔ عام ڈکشنریاں تلفّظ دیتی ہیں مگر جن کو اس میں زیادہ دلچسپی ہو وہ DANIEL JONES کی PRONOUNCING DICTIONARY سے استفادہ کریں۔ بہر حال وہ جو اس اکھاڑے میں اُتر آئے اور مشقت کرتا رہے وہ آخر اس مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ کہ اہلِ زبان کو بھی بڑے اعتماد سے کہہ سکے کہ تم یہ لفظ غلط بول رہے ہو۔ محنت، لگن، شغف اور جہد مسلسل کی ضرورت ہے۔ اگر آپ دلچسپی لے رہے ہیں اور صحیح طریق اپنا رہے ہیں تو زبان پہ عبور حاصل کرنا کچھ ایسا مشکل نہیں۔ آزما کے دیکھ لیجئے۔

خبروں کا پس منظر

یہ نہایت خوش آئند بات ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات بہتر سے بہتر ہو رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں بنگلہ دیش قنصل جنرل مسٹر قمر رحیم نے جو کراچی میں مقیم ہیں پاکستان کی انجینئرنگ انڈسٹری کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس انڈسٹری نے بہت جلد جلد ترقی کی ہے اور بنگلہ دیش میں یہ ایک اچھی خاصی مارکیٹ پیدا کر سکتی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو صحیح خطوط پہ متعارف کروایا جائے۔ مسٹر طارق سعید جو فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر ہیں ان سے گفتگو کرتے ہوئے قنصل جنرل نے ان خیالات کا اظہار کیا کہ دونوں ملکوں کے بین المملکتی معاشی حالات بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس وقت انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے عوام ایک دوسرے کے زیادہ قریب آنا چاہتے ہیں۔ اس ملاقات میں انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ بنگلہ دیش میں پاکستان یک ملکی نمائش لگائے اور اپنی انجینئرنگ انڈسٹری کو بنگلہ دیش کے لوگوں سے متعارف کروائے بلکہ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ ایسی نمائشیں اکثر لگتی رہنی چاہئیں۔ مسٹر طارق سعید نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ایسی نمائشیں نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے مسٹر قمر رحیم کو یقین دلایا کہ پہلی ایسی نمائش عنقریب منعقد کی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

بین المملکتی رشوت

امریکہ کے سینیٹر ولیم پراکس مائر PROX MIRE کو شکوہ ہے کہ اقوام متحدہ اس قسم کا کوئی ریزولیوشن پاس نہیں کرتی جس کے ذریعے بین الاقوامی یا بین المملکتی رشوت کا خاتمہ کیا جا سکے وہ کہتے ہیں ان کے بطور سینیٹر ۳۰ سالہ دور میں ان کا بنوایا ہوا ایک قانون جس پر انہیں فخر ہے۔ وہ فارن کرپٹ پریکٹسز ایکٹ ہے۔ یعنی بیرونی ملکوں کے ساتھ رشوت کا لین دین یہ قانون ۱۹۷۷ء میں بنا تھا۔ لیکن صرف ایک ملک میں اس قانون کا بن جانا کسی صورت میں بھی کافی نہیں سمجھا جا سکتا۔ تمام ممالک کو اس بات کا پابند کیا جانا چاہئے اور یہ صرف اقوام متحدہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے تجارتی کاروبار کو بڑھانے کے لئے نہ رشوت لیں اور نہ رشوت دیں۔ ان کے خیال میں ایسا معاہدہ جلد از جلد طے پا جانا چاہئے۔ انہوں نے یونائیٹڈ نیشنز میں یہ تجاویز پیش بھی کی ہیں۔ لیکن نہ معلوم وجوہ کی بنا پر یہ ریزولیوشن پاس نہیں ہو سکے۔ امریکہ میں جب یہ قانون پاس کیا گیا تو اس سے پہلے تحقیقات کے ذریعے معلوم ہوا کہ ملک میں اندرونی طور پر کاروبار بڑھانے کے لئے وسیع پیمانے پر رشوت دی جاتی تھی۔ اور ایسا کرنے کے لئے وہ اپنے خفیہ حسابات رکھتے تھے۔ تاکہ جو رقوم اس طرح دی جاتی ہیں وہ ظاہر نہ ہوں۔ امریکہ کے اندر تو یہ جرم قابل تعزیر تھا لیکن بیرونی ممالک پر امریکہ کا کوئی اثر نہیں تھا۔ نہ امریکہ کسی کو رشوت لینے سے روک سکتا تھا نہ دینے سے اور جب بیرونی ممالک سے بات کی جاتی تھی تو رشوت لینے یا دینے کے لئے ہمیشہ ان کی یہ دلیل ہوتی تھی کہ کاروبار کو بڑھانے کا یہی ایک طریق ہے۔ ۱۹۷۷ء میں امریکی کانگریس کے سامنے یہ سوال اٹھا کہ اگر کاروبار کو بڑھانے کے لئے رشوت دینے کی ضرورت ہے تو کیا اس کی اجازت دی جائے یا نہ دی جائے۔ سینیٹر پراکس مائر کہتے ہیں کہ کانگریس نے بیک آواز انکار کرتے ہوئے یہ قانون پاس کر دیا۔ "ہم سمجھتے ہیں" پراکس مائر کہتے ہیں "کہ اس طرح رشوت کا لینا یا دینا اخلاقی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ اور ہمارے ملک کی بدنامی کا بھی باعث ہے۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کاروبار بڑھانے کے لئے رشوت لینے یا دینے سے آزاد مارکیٹ پر برا اثر پڑتا ہے۔ چیزیں اپنی قیمت کے مطابق اور ان کے معیار کے مطابق فروخت ہونی چاہئیں نہ کہ رشوت کے ذریعے۔ آخر رشوت سے چیزوں کی تعداد یا مقدار تو نہیں بڑھ جاتی۔ بلکہ جن کمپنیوں کو یہ رقم دینی پڑتی ہے وہ اپنی اشیاء کے ذریعے اسے واپس لیتے ہیں اور اس طرح مہنگائی بڑھتی ہے۔ کانگریس میں جب یہ بحث ہو رہی تھی۔ تو یہ بات بھی سامنے آئی کہ رشوت لینے یا دینے سے کمپنیوں کے وقار کو دھچکا لگتا ہے اور اس طرح وہ حکومتیں جو رشوت دیتی ہیں یا لیتی ہیں ان کے نام پر بھی گند اچھالنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ کانگریس نے اس بات کا اظہار کیا کہ امید ہے کہ امریکہ کے کاروباری لوگ اس طرح رشوت لینے یا دینے کو حقارت کی نظر سے دیکھیں گے۔

امریکی کانگریس نے جو قانون پاس کیا۔ اس کی تین شقیں تھیں۔ پہلی شق یہ تھی کہ تمام کمپنیوں سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے مفصل حساب و کتاب نہایت صاف طریق پر رکھیں گے۔ اور الگ کوئی ایسا کھاتہ نہیں کھولیں گے۔ جہاں ان رقوم کا اندراج کیا جائے۔ جو کوئی رشوت کے طور پر دے۔ چنانچہ ان کے رشوت دینے کے امکانات کا خاتمہ کیا گیا۔ دوسری شق یہ تھی کہ کمپنیاں اندرونی طور پر حساب کتاب چیک کرنے اور افسران بالا کی طرف سے ان پر کنٹرول رکھنے کا انتظام کریں۔ تیسری شق یہ تھی کہ اگر بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی امریکی کمپنی کسی بیرونی کمپنی کو رشوت دے تو اسے قابل تعزیر جرم سمجھ کر سزا دی جائے۔ جب امریکی کانگریس میں یہ قانون زیر بحث تھا۔ اسی وقت اقوام متحدہ میں بھی یہ بات پیش کی گئی پراکس مائر کہتے ہیں ہماری خواہش یہ تھی کہ تمام ممالک اس قسم کے قانون پاس کریں تاکہ کسی ایک ملک کو اس سلسلے میں بے وجہ نقصان نہ ہو اور اس کی تجارت پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔ لیکن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں غیر قانونی ادائیگیوں کا کوئی معاہدہ منظور نہ ہو سکا۔ اس معاہدے کو کمپنیوں کے آپس میں کاروباری تعلقات کے CODE OF CONDUCT کے ذریعے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے آرٹیکل نمبر ۲۱ کی شق کی رو سے کمپنیاں اس بات کا خیال رکھیں گی۔ کہ وہ کاروبار حاصل کرنے کے لئے رشوت نہیں دیں گی اور بیرونی ممالک سے تجارت کا تمام ریکارڈ محفوظ رکھیں گی اور یہ ریکارڈ ان افسروں کو جب وہ چاہیں پیش کئے جائیں گے جو اس قسم کی تحقیقات پر متعین کئے جائیں گذشتہ سال امریکی کانگریس نے اپنے متعلقہ قانون میں تبدیلی کی۔ پراکس مائر کہتے ہیں کہ میں ساری تبدیلیوں کے ساتھ متفق نہیں تھا، کیونکہ میرے خیال میں یہ تبدیلیاں قانون کو کمزور کرنے والی تھیں البتہ اس بات سے مجھے پوری طرح اتفاق تھا کہ صدر مملکت دوسری حکومتوں کے ساتھ اس بات پر گفت و شنید کریں کہ ایسا بین الاقوامی معاہدہ طے پا جائے۔ اور صدر مملکت کانگریس کے سامنے اپنی مساعی کا جائزہ پیش کریں۔

ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ کانگریس اس بات کی خواہش مند ہے کہ دنیا کے تمام ممالک حکومت کے معیار پر اس معاہدے میں شامل ہوں۔ پراکس مائر کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں اقوام متحدہ کو اس معاہدے کی منظوری میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی ایک ایسی چیز ہے جو بین المملکتی رشوت کا خاتمہ کر سکتی ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے کافی دیر پہلے پاکستان نے کسی بیرونی ملک سے ریل گاڑیوں کے ڈبے خریدے تھے۔ بعد میں پتہ چلا کہ جس شخص نے ان ڈبوں کی خریدی کے لئے گفت و شنید کی تھی۔ اس نے خاصی رقم وصول کر کے ناکارہ ڈبے درآمد کر لئے۔ ہالینڈ کی ایک گذشتہ ملکہ کے خاوند بھی اس قسم کی رشوت میں ملوث پائے گئے تھے۔ اور جاپان میں ایک وزیر اعظم نے ایسی رشوت لے کر اپنے عہدے سے ہاتھ دھولئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ چھوٹے لوگ چھوٹی رشوت دیتے لیتے ہیں۔ اور بڑے لوگ بڑی رشوت لیتے اور دیتے ہیں۔ لیکن ان دونوں قسم کی رشوتوں کا خاتمہ لازمی ہے۔ چونکہ سینیٹر ولیم پراکس مائر کی بات رشوت کے خاتمے کی تلقین سے متعلق ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اپنے خیال کا اظہار ضروری سمجھا ہے۔ تاکہ ایک نیک کام کی تلقین میں حصہ لیتے ہوئے ہم بھی معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے اپنی سعی کوشش کریں اور ثواب حاصل کریں۔

ڈاکٹر انور سجاد نے کہا

ستارہ طاہر مدیر "ماہنامہ کتاب" لاہور نے ڈاکٹر انور سجاد سے انٹرویو کیا۔ اسی انٹرویو میں ایک مقام پر ڈاکٹر انور سجاد نے کہا "اصل سوال میرے ذہن میں یہ اٹھتا ہے کہ ہماری یہ معاشرتی کنٹراڈکشن (تضاد) کب ختم ہو گی۔ کیونکر ختم ہو گی۔ جب ہم کوشش کرتے ہیں تو غدار وطن اور غیر مسلم قرار دے دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ فائن آرٹ مُلّا ازم میں پنپ ہی نہیں سکتے۔ مثال کے طور پر میں کسی کے بارے میں ایک شعر لکھتا ہوں تو دوسرے دن وہ جلوس لے کر آجاتے ہیں۔ لوگ برداشت ہی نہیں کرتے ہم (INTOLERANT) ان ٹولیرنٹ ہو گئے ہیں اور جو قوم اپنے بارے میں سننا گوارا نہیں کرتی۔ وہ ختم ہو جاتی ہے۔ ٹولیرنس نہیں ہو گی تو کریٹو (تخلیقی) کام بھی کوئی نہیں ہو گا۔ یہ تو ایک اجتماعی کام ہے ہر ایک کو اس کی اصلاح کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ قوم آج پیسے کی طرف دوڑ رہی ہے۔ جس کا کوئی انڈ (END) نہیں، سوائے تباہی کے۔ ہماری قوم دنیا کی بہت کم قوموں میں سے ہے۔ جو عروج سے پہلے ہی زوال کی طرف جا رہی ہے۔ قوموں کی عروج و زوال کی داستانیں ہوتی ہیں۔ لیکن ہم عروج کے بغیر ہی زوال کی طرف جا رہے ہیں۔ اس میں میں اپنے دانشوروں کو بھی ذمہ دار قرار دیتا ہوں۔ ہم نے اپنے فرائض پوری دیانت داری سے انجام نہیں دیئے۔ ہمیں بہت کچھ کرنا چاہیئے تھا۔ مر جانا چاہیئے تھا

اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۰۸ IR DOS. H.A. QOYUM S/O ALHAJ MAULVI ABDUL WAHID.H.A.SAHIB. پیشہ EMPLOYEE عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۰/۸۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین (IN KEMANG) مالیتی RP 300.000.000/- (۲) زمین (IN BANGKA VIII) مالیتی RP 150.000.000/- (۳) مکان مالیتی RP 100.000.000/- (۴) کار اور دیگر الیکٹرونکس سامان فریج وغیرہ RP 2.00.000.000/- اس وقت مجھے مبلغ 2.000.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- IR.DRS.H-A. QOYUM. Jl. SIMPRUG GARDEN VI. NO-H2 TAMAN PURING JAKARTA-SELATAN. گواہ شد نمبر۱- SAYUTI AZIS BIN DAENG PASAM W-NO. 20785 گواہ شد

نمبر۲- BASYIRUDDIN BIN A. RUSYDI W.NO.25247.

مسل نمبر ۲۷۲۰۹ MRS-NANI KARTINI W/O AON BASIR. پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت 1967ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان رہائشی مع پلاٹ رقبہ 1.071 S.M مالیتی RP 5.500.000/- (۲) طلائی ہار 11 G.M مالیتی 220.000/- RP (۳) طلائی زیور 13 G.M مالیتی 260.000/- RP (۴) طلائی چوڑیاں 12 G.M مالیتی RP 240.000/- (۵) طلائی بالیاں ایک جوڑی بمعہ ہیرا RP 100.000/- (۶) حق مہر مبلغ 40.000/- اس وقت مجھے مبلغ 222.225/- روپے چھ ماہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ- MRS.NANI KARTINI W/O AON BASIR KAMPUNG CINTARAJA SINGAPARNA JAWA BARAT INDONESIA. گواہ شد نمبر۱- E.KAMARUDIN S/O WIRAMAGGALA KAMPUNG CINTARAJA SINGAPRNA TASI KMALAYA. گواہ شد نمبر۲- A.SURYAMAN S/O H.ABDUL JALIL KAMPUNG CINTARAJA SINGAPARNA TASIKNALAYA.

مسل نمبر ۲۷۲۱۰ MRS.JUARSIH W/O E.KOMARUDIN - پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۲/۵/۴۸ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) رہائشی پلاٹ 144 SM مالیتی RP 7.000.000/- (۲) طلائی چوڑیاں مالیتی RP 200.000/- (۳) طلائی ہار 10 G.M مالیتی RP 200.000/- (۴) طلائی بالیاں مالیتی RP 400.000/- (۵) حق مہر مبلغ RP 500.000/- اس وقت مجھے مبلغ 58.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ-- MRS.JUARSIH W/O E-KOMARUDIN DEAS CINTARAJA, SINGAPARNA. TASIKM-HALAYA. (JABER) گواہ شد نمبر۱- HARIS SUMIARTA S/O. H.MARSUDIN KONGSI-SUKAMULYA SINGAPRNA INDONESIA. گواہ شد نمبر۲- QUSOY S/O H. SARBIM DESA CIPAKAT SINGAPARNA TASI KMALAYA-46417 JABEN.

مسل نمبر ۲۷۲۱۱ DRS EMUD MAHMUD AHMAD S/O AJIJI پیشہ ٹیچر عمر ۴۱ سال بیعت ۷۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 120.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- DRS EMUD MAHMUD AHMAD S/O AJIJI INDONESIA. گواہ شد نمبر۱- LING SOLIHIN S/O SUHANDA INDONESIA گواہ شد نمبر۲- DIDI SUPRIADI S/O DESA CIPAKAT سنگھاپارنا انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۲۱۲ MRS MAMAH WIDOW OF E.MAHPUD پیشہ کسان عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) دھان کا کھیت برقبہ 4285 مربع میٹر مالیتی 9.000.000/- روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ 885 مربع میٹر مالیتی 1.860.000/- روپے (۳) دھان کا کھیت برقبہ 885 مربع میٹر مالیتی 1.860.000/- روپے (۴) حق مہر 50.000/- کل جائیداد 12.770.000/- روپے اس وقت مجھے مبلغ 1.000.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ- MAMAH WIDOW OF E.MAHPUD INDONESIA گواہ شد نمبر۱- ای قمرالدین۔ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲- LING SOLIHIN S/O SUHANTA INDONESIA.

بقیہ: تعارف

GENEVA SWITZERLAND

اور ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی اس کتاب کے اقتباسات شائع کرنا چاہے۔ تو وہ شائع کر سکتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس اقتباس کے ساتھ کتاب اور کمیشن کا نام درج کیا جائے۔

(ن۔س)

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالٰے کو اپنے بندے پر خود رحم آ جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصالحے کب اور کیسے دریافت ہوئے؟

ایک زمانہ تھا جب گہرے سمندروں میں دُور دُور تک جہاز چلانے والے ملک انہی مصالحوں کی بدولت مالدار ہو رہے تھے۔ کہتے ہیں یورپ میں مصالحوں کا استعمال زمانہ قدیم سے تھا لیکن یورپ والوں کو یہ مصالحے عرب ملاح تاجر فراہم کرتے تھے اور نہیں بتاتے تھے کہ مصالحے کہاں پیدا ہوتے ہیں اور کہاں سے آتے ہیں۔ جہاز اپنے پرچم اڑاتے دُور دُور کی سرزمینوں کو پہنچنے لگے تو پتہ چلا کہ دار چینی، جائفل اور لونگ کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ لونگ سب سے پہلے ہالینڈ کے ملاحوں کو جزائر ملقّا میں ملی تھی۔ وہ اسے دبوچ کر بیٹھ گئے۔ اور کوشش کرتے رہے کہ کوئی لونگ کا پودا چرا کر نہ لے جائے۔ اور دنیا میں کہیں اور لونگ کی کاشت نہ ہونے پائے۔ لیکن ایسا کہاں ہو سکتا تھا۔ اٹھارویں صدی میں لونگ کا درخت بارشوں والے سارے ہی گرم ملکوں میں پہنچ گیا اور آج مڈغاسکر میں لونگ بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ وہاں یہ پودا فرانس والے لے کر گئے تھے حالت یہ ہے کہ جب لونگ پر پھول آتے ہیں تو سارا سمندر مہک اٹھتا ہے اور ساحل سے تین سو کلومیٹر دُور تک اس کی خوشبو پہنچتی ہے۔

دار چینی بھی بہت سے گرم ملکوں میں پہنچتی ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا میں دار چینی کا درخت عام ہے۔ یہ اس درخت کے تنے کا بکّل ہوتا ہے جس میں تیل بھی ہوتا ہے۔ اور یہ ساری مہک اسی تیل کی ہوتی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب دار چینی اتنی نایاب تھی کہ اس کی خاطر طاقتور ملکوں کے درمیان جنگیں بھی ہوتی رہیں۔ سری لنکا پر پہلے پرتگالیوں نے قبضہ کیا، ان سے ہالینڈ والوں نے چھینا۔ اور پھر برطانیہ والوں نے جھپٹ لیا۔ یہ سب چاہتے تھے کہ دار چینی کے جنگلوں پر ان کا قبضہ رہے۔ مگر دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے مصالحوں میں سرفہرست سیاہ مرچ ہے۔ قرون وسطیٰ میں جب سیاہ مرچ اتنی قیمتی تھی کہ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اسے سکّے کی طرح استعمال کیا جائے۔ اس وقت یہ سیاہ مرچ سری لنکا اور جنوبی ہندوستان میں ہوتی تھی۔ اس کی بیلیں ہوتی ہیں جو دوسرے درختوں پر چڑھتی ہیں۔ ان کے پھولوں پر چھوٹے چھوٹے گول پھل آتے ہیں۔ جو پہلے ہرے اور پھر لال ہوتے ہیں۔ جب یہ لال ہوتے ہیں اس وقت انہیں توڑ کر سُوکھنے کے لئے چھوڑ دیا جائے تو یہ سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر شکنیں سی پڑ جاتی ہیں۔ اور یہی سیاہ مرچ بن جاتی ہے۔

مذہب کی غرض دِلوں کو فتح کرنا ہوتا ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔

قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچّی محبّت رکھنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔

اوقات کار موسم سرما

الٹرا ساؤنڈ کلینک

(زیر نگرانی الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ ڈاکٹر منیر احمد خان)

صبح: ۹ تا ۱ بجے، شام: ۴ تا ۶ بجے

جمعہ کے دن کلینک بند رہے گا

نوٹ: موگا رہ فون نمبر ۱۲۷ پر پہلے ٹائم اور ہدایات لے لیں

ڈاکٹر منیر احمد خان! ایم بی بی ایس
الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ ممبر امریکن انسٹی ٹیوٹ آف الٹرا ساؤنڈ اِن میڈیسن

الٹرا ساؤنڈ کلینک دارالنصر غربی ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

- متحدہ اپوزیشن کے صدر غلام مصطفےٰ جتوئی نے قومی اسمبلی میں کہا ہے کہ بدعنوانیوں کی تحقیقات کیلئے سپریم کورٹ کے ججوں کا کمشن مقرر کیا جائے میں ثبوت دوں گا انہوں نے متعدد سودوں کی نشاندہی کی کہ ان میں کمشن مقرر کیا گیا ہے
- کہا جا رہا ہے کہ وفاقی حکومت نے سنجیدگی سے اس بات پر غور شروع کر دیا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو ملک میں مڈ ٹرم انتخابات کروا دیئے جائیں یہ اعلان اب کسی بھی وقت متوقع ہے۔
- وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں آئی جے آئی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔
- پنجاب حکومت نے وفاقی بجٹ کی تیاری وفاقی حکومت سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک قومی مالیاتی کمشن کا نیا ایوارڈ نہیں ملتا وفاقی حکومت سے اس بارے میں تعاون نہیں کریں گے۔
- اسلامی جمہوری اتحاد کے سیکریٹری جنرل پروفیسر غفور احمد نے حکومت سے مفاہمت کے لئے سات نکات پیش کر دیئے ہیں
- پنجاب اسمبلی کی خاتون اقلیتی رکن کو شراب خانہ کھولنے کے لئے این او سی جاری کر دیا گیا ہے۔
- ہائی کورٹ نے میونسپل کمیٹی شکر گڑھ کو بحال کر دیا ہے یہ میونسپل کمیٹی حکومت پنجاب نے معطل کر دی تھی۔
- سپریم کورٹ میں ججوں کی تقرری کے مسئلے پر صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختیارات کی بحث کے دوران سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ صدر پاکستان کو عدالت میں طلب نہیں کیا جا سکتا پنجاب اور بلوچستان کے نمائندوں نے صدر کو طلب کرنے پر اصرار کیا تھا۔
- پاکستان اور بھارت کے درمیان تیسرا کرکٹ ٹسٹ لاہور میں ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔ پاکستان اپنی دوسری اننگز مکمل نہ کر سکا۔ اس نے ۵ وکٹوں کے نقصان پر ۶۹۹ رنز بنائے

شعیب نے ۲۰۳ رنز جاوید میانداد نے ۱۴۵ اور عامر ملک نے ۱۱۳ رنز بنائے

غیر ملکی خبریں

- مشرقی جرمنی کے حال ہی میں متعین شدہ صدر مسٹر ایگون کرینز نے استعفیٰ دے دیا ہے حکومت نے ان اطلاعات کے بعد کہ کہیں کہیں لوگ فوجی تنصیبات میں گھس آئے ہیں عوام سے امن و سکون کی اپیل کی ہے اس قسم کی متعدد وارداتیں ملک میں ہوئی ہیں۔ تاہم تشدد کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ مسلح افواج کی کمان نے سپاہیوں سے کہا ہے کہ وہ اسلحہ کی چوری کو روکیں اور ان نازک لمحوں میں ملک کی حفاظت کریں
- مسٹر الیگزینڈر شلک گولوڈکوسکی نے جو مشرقی جرمنی میں سرکاری بدعنوانی کے جال میں ایک اہم ترین فرد خیال کئے جاتے ہیں خود کو مغربی برلن میں حکام کے حوالے کر دیا ہے مسٹر الیگزینڈر مشرقی جرمنی کے بیرونی تجارت کے ادارے کے سربراہ تھے اور گذشتہ ہفتے ملک سے فرار ہو گئے تھے۔
- ہندوستان کے نئے وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ اور اُن کے دو سینئر وزیر جمعرات کو امرتسر میں گولڈن ٹمپل کا دورہ کر کے سکھ برادری سے مفاہمت کی نئی کوشش کریں گے اس سال پنجاب میں قریباً ۲۰۰۰ افراد تشدد کے واقعات کے نتیجے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ مسٹر وی پی سنگھ نے ایک مسلمان مفتی محمد سعید کو وزیر داخلہ کی کرسی سونپی ہے۔ جو غیر متوقع تقرر خیال کیا جاتا ہے۔
- سری لنکا کے وزیر خارجہ مسٹر رنجے وجے رتنے ہندوستان کے اعلیٰ حکام سے گفت و شنید کرنے دلّی پہنچے ہیں۔ جو امید ہے کہ سری لنکا سے بھارتی فوجوں کے انخلاء کے نظام الاوقات پر مرکوز ہو گی۔ فوجوں کے مکمل انخلاء کا سمجھوتہ ہو جانے کے بعد سے اب تک صرف ایک چوتھائی فوجیں واپس گئی ہیں۔